بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۰ | ۸ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش | ۲۱ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | ۸ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۷۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ اپریل۔ آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

کل رات مردوں میں اور آج عورتوں میں ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے میجک لینٹرن کے ذریعہ موجودہ جنگ کے نظارے پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی صداقت ثابت کی

مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب بغرض تبلیغی دورہ راٹھ ضلع ہمیر پور یو۔پی بھیجے گئے ہیں۔ مولوی عبد المالک صاحب آگرہ سے ان کے ساتھ شامل ہوں گے:۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۱ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یقیناً مصلح ربّانی ہیں

معاصر "زمزم" نے حال میں مسلمانوں کے ہر طبقہ کی اخلاقی اور مذہبی۔ دینی اور دنیوی حالت کا نہایت دردناک مرثیہ پڑھتے ہوئے لکھا تھا۔

"عوام کی اصلاح سے پہلے خواص۔ اور لیڈروں کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اور جب یہ ضرورت پوری ہو جائے گی۔ تو قوم کو لیڈروں کی طرف سے اور لیڈروں کو قوم کی طرف سے کوئی شکایت باقی نہ رہے گی"۔

اس کے متعلق ہم نے گزارش کی تھی۔ کہ

"سوال یہ ہے۔ کہ اصلاح ہو کیونکر۔ اور اصلاح کا فرض ادا کون کرے۔ اگر کوئی ایسا مصلح موجود نہیں۔ جو علما اور ملکی لیڈروں یعنی دینی اور دنیوی راہ نما کہلانے والوں کی اصلاح کر سکے۔ تو پھر یہ کہنے سے کیا فائدہ کہ کس کی اصلاح پہلے ہو۔ اور کس کی بعد میں"

اس کے ساتھ ہی ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ

"ایسی حالت میں جو اب مسلمانوں کی ہو چکی ہے۔ سوائے ایسے مصلح کے جسے خدا تعالیٰ مبعوث کرے۔ کوئی اصلاح نہیں کر سکتا ...... مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ موجودہ عبرتناک حالت سے مخلصی پائیں تو انہیں چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچے دل سے قبول کریں۔ اور آپ نے اسلام کی جو تعلیم پیش کی ہے۔ اس پر عمل کریں۔ کہ آپ کے سوا خدا تعالیٰ نے اصلاح خلق کے لئے نہ کسی کو مبعوث کیا ہے۔ اور نہ آپ کے سوا کسی نے یہ دعوے کیا ہے"

اس کے جواب میں معاصر "زمزم" (۳۰ مارچ) نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں ایک حد تک متانت اور سنجیدگی سے کام لیا گیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر کسی موقعہ پر بھی دامنِ تہذیب ہاتھ سے نہ چھوٹتا۔ بہر حال "زمزم" کو اس سے تو انکار نہیں۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت کی اصلاح سوائے مامورِ ربانی کے کوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ اس مامور کو ماننے کے لئے تیار نہیں جس کا پتہ ہم نے بتایا ہے۔ کیوں تیار نہیں۔ اس لئے کہ اس کا خیال ہے "اگر قادیان میں کوئی مصلح پیدا ہو چکا ہے۔ تو وہ یقیناً ایسا ہے۔ کہ خود اس کی اصلاح کے لئے بھی کسی مصلح اور مامور کو منظر عام پر آنا چاہیئے" اس خیال خام کی بنیاد "زمزم" نے یہ قرار دی ہے۔ کہ:۔

"الفضل کا مسیح موعود اور مامور اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے۔ کہ اس کے پیرووں میں کوئی للّٰہیت پیدا نہیں ہوئی وہ آپس میں بھیڑیوں کی طرح لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی عزت پر ہاتھ ڈالنا ان کا شیوہ ہو گیا ہے۔ یہ مفہوم اس تحریر کا ہے۔ جو مصلحِ قادیان کی کتاب شہادت القرآن میں موجود ہے"

افسوس ہے۔ کہ "زمزم" نے باوجود اصل حوالہ موجود ہونے کے اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کرنے کا ادعا کیا ہے۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہزارہا صفحات کی تصانیف میں سے صرف ایک حوالہ اپنے مطلب کا مل سکا تھا۔ تو اسے اصل الفاظ میں پیش کر کے اپنے دعوے کا ثبوت بہم پہونچاتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اور یہی "زمزم" کے حق بجانب نہ ہونے کا کافی ثبوت ہے۔ "زمزم" نے اصل کی بجائے جو مفہوم بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے۔ وہ ۱۸۹۳ء کی تحریر ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعوے کئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ اور آپ کی بیعت میں شامل ہونے والوں کو اپنی اصلاح کے لئے قلیل وقت ملا تھا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ روحانی اور اخلاقی اصلاح کوئی مداری کا کھیل نہیں۔ کہ ادھر بیعت کی۔ اور ادھر انسان روحانیت کے اعلےٰ مقام پر پہونچ گیا۔ خاص خاص انسانوں کا ذکر نہیں۔ عام طور پر اس قسم کی اصلاح کے لئے ایک عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور انسان جوں جوں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی اور ایثار دکھاتا ہے مشکلات اور ابتلاؤں میں سے ثابت قدم کے ساتھ گزرتا ہے۔ روحانیت کا بلند سے بلند مقام حاصل کرتا جاتا ہے۔ اس دوران میں بعض لوگوں کو ٹھوکریں بھی لگتی ہیں۔ ان سے سابقہ عادات اور سابقہ تربیت کے ماتحت غلطیاں اور کوتاہیاں بھی سرزد ہوتی ہیں۔ لیکن مصلح ربانی کے ساتھ وابستگی کی وجہ سے وہ سنبھل جاتے ہیں۔ اور ان کوتاہیوں کی تلافی کرنے کی توفیق پا کر روحانیت میں ترقی کرتے جاتے ہیں:۔

پس بعض ایسے لوگوں کا ذکر جنہیں اصلاح کے لئے بہت کم وقت ملا ہو۔ یا جو اعلےٰ مقام روحانیت حاصل نہ کر سکیں۔ یا جن سے کسی وقت جوش میں کوئی ناروا حرکت سرزد ہو جائے۔ اس لئے کرنا کہ اس کی بنا پر مصلح ربانی کی اصلاح کو ناکام قرار دیا جائے۔ نہایت ہی افسوسناک حرکت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑا مصلح دنیا میں کون ہو سکتا ہے لیکن کیا آپ کے صحابہ میں لڑائی جھگڑے نہ ہو جاتے تھے۔ اور آپ ان کے متعلق اظہار ناپسندیدگی نہ فرماتے تھے۔ عام صحابہ کو جانے دیجئے۔ کیا حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ ایسے جلیل القدر صحابہ میں جھگڑا نہ ہو گیا تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمر رضؓ کے متعلق اس وقت ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا تھا۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمر رضؓ کو سخت ڈانٹا حتےٰ کہ حضرت ابوبکر رضؓ کو ان الفاظ میں حضرت عمر رضؓ کی سفارش کرنا پڑی۔ کہ اِنّا کنت اظلم۔ یعنی یا رسول اللہ! قصور تو میرا ہی تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ میں جو رتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حاصل ہے۔ اسے کون نہیں جانتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ... کے متعلق اس موقعہ پر جس شدت سے اظہار ناراضگی فرمایا۔ اس کے تصور سے ہی لرزہ طاری ہونے لگتا ہے۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کرکے یہاں تک فرمایا۔ کہ کیا تم میری خاطر ابوبکر کو دکھ دینے سے باز نہیں رہ سکتے۔ آپ نے دو دفعہ یہ الفاظ دہرائے۔ کیا اس واقعہ کو پیش کرکے کوئی یہ کہہ سکتا تھا۔ کہ اگر عرب میں کوئی مصلح پیدا ہو چکا ہے۔ تو وہ یقیناً ایسا ہے۔ کہ خود اس کی اصلاح کے لئے بھی کسی مصلح و مامور کو منظر عام پر آنا چاہیئے"۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی کوئی ایسی تحریر جس میں آپ نے اپنے کسی پیرو کو کسی غلطی پر تنبیہہ فرمائی۔ اور بلند روحانی مقام حاصل کرنے کی تلقین کی۔ اس بات کے لئے پیش کرنا کہ آپ نے کوئی اصلاح نہیں کی۔ اور آپ مصلح ربانی نہیں۔ روایات اسلام سے انتہائی ناواقفیت کا ثبوت دینا یا دیدہ دانستہ حق پر پردہ ڈالنا ہے ؛

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اظہار خوشنودی

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ تحریک جدید سال ہشتم کے وعدے ۳۱ مارچ تک جن مجاہدین نے مرکز میں داخل کئے یا جنہوں نے بذریعہ تار اطلاع ارسال کی۔ یا بذریعہ منی آرڈرز ارسال کئے۔ اور جن کارکنوں نے دوہرے تہرے ثواب لینے کے لئے رات دن جدوجہد کی۔ ان تمام احباب کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جا چکے ہیں۔ اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اظہار خوشنودی ان کو پہنچایا جاتا ہے۔ جیسا کہ مجلس مشاورت کے ہر نمائندہ اور مجلس مشاورت کی کارروائی سننے کے لئے آنے والے مہمانوں کو معلوم ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے ذکر میں احباب کرام کے اچھے کام پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ پس دوستوں کو حضور کی طرف سے اظہار خوشنودی مبارک ہو۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

بہت سے افراد نے اظہار فرمایا ہے۔ کہ ہم نے ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی جدوجہد کی۔ مگر بوجہ بیماری کے سبب ادا نہیں کر سکے۔ اور کئی احباب نے فرمایا کہ ہم نے ماحول ہی یہ پیدا کیا تھا۔ کہ ۳۱ مئی تک ادا کریں گے۔ اس وقت بھی کوشش کی۔ مگر کامیاب نہیں ہو سکے پس تمام ان کارکنوں سے جن کے وعدے پورے نہیں ہوئے بحیثیت جماعت اور ان جماعتوں کے افراد سے جو ادا نہیں کر سکے۔ یا وہ افراد جن کے وعدے براہ راست ہیں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ سب کے سب کوشش کریں۔ کہ ان کا وعدہ ماہ اپریل میں ہی پورا ہو جائے کیونکہ جس قدر جلدی وعدہ پورا ہو اسی قدر دینے والے کے لئے فائدہ بخش ہے۔ ورنہ ۳۱ مئی سے پہلے پہلے بہرحال ادا ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ ۳۱ مئی کے بعد تحریک جدید کی قسط ادا کی جاتی ہے۔ پس افراد اور جماعتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی کا اعلان کیا جاتا ہے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مرزا مبارک احمد صاحب کے لئے دعا کی جائے

جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے کا صاحبزادہ مبارک احمد جس کے لئے پہلے بھی کئی بار دعا کی درخواست کی گئی ہے۔ مگر تا حال انکی بیماری تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت عطا کرے۔ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے احباب کو اسی نوجوان کے لئے دعا کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔

مجلس مشاورت کے دوسرے اور تیسرے روز کی مختصر روئداد

قادیان ۶ اپریل۔ ۴ اپریل کو مجلس مشاورت کا پہلا اجلاس ۱۱ بجے کے قریب تلاوت قرآن مجید اور دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمائندگان کو موجودہ حالات کے متعلق نصائح فرمائیں۔ پھر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے وہ رقوم سنائیں جو دوران سال میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بجٹ میں بڑھانے کی منظوری عطا فرمائی۔ اس کے بعد سب کمیٹی نظارت تعلیم و تربیت کی رپورٹ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے پیش کی۔ اور اس میں درج شدہ تجاویز پر غور کیا گیا۔ ۲ بجکر ۴۰ منٹ پر یہ اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔ نمازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد نور میں پڑھائیں۔ اور پھر ساڑھے تین بجے اجلاس شروع ہوا۔ اس میں بھی نظارت تعلیم و تربیت کی سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا گیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کثرت آرا کے حق میں فیصلے فرمائے۔

اس کے بعد نظارت دعوۃ و تبلیغ کی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی۔ پھر نظارت علیا کی۔ اور آخر میں نظارت تالیف و تصنیف کی۔ اس پر ۹ بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا پھر نماز مغرب اور عشا ادا کی گئی۔ اس کے بعد نمائندگان اور مہمان اس دعوت طعام میں شریک ہوئے۔ جو حسب معمول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دی گئی۔ اور جس میں ایک ہزار کے قریب افراد شریک ہوئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خود بھی شرکت فرمائی ؛

۵ اپریل کو اجلاس نو بجے شروع ہوا۔ جس میں پہلے سب کمیٹی نظارت مقبرہ بہشتی کی رپورٹ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پیش کی۔ اور پھر جناب پیر اکبر علی صاحب نے نظارت بیت المال کی طرف سے سالانہ بجٹ پیش کیا۔ جس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ صدر انجمن ۱۲ اپریل کے بعد مکمل کرکے پیش کرے۔ آخر میں حضور نے پھر موجودہ حالات کے متعلق جماعت کو اہم نصائح فرمائیں۔ اور اڑھائی بجے کے قریب اجلاس دعا پر ختم ہوا ؛

لنڈن میں تین انگریزوں نے اسلام قبول کیا

لنڈن ۵ اپریل۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ تین انگریز اصحاب مسٹر کوپر ڈسٹر لیشڈ اور مسٹر سکیوینیر نے احمدیت قبول کی ہے۔ الحمد للہ۔ ان کے اسلامی نام علی الترتیب حمید احمد منصور احمد اور ناصر احمد رکھے گئے ہیں۔ احباب ان کے ثبات فی الدین کے لئے دعا فرمائیں ؛

تصحیح نام

گزشتہ سے پیوستہ پرچہ میں جامعہ احمدیہ کا جو نتیجہ شائع ہوا ہے۔ اس میں درجہ ثالثہ کے نتیجہ میں "خورشید احمد چغتائی" نام غلط چھپ گیا ہے۔ اصل نام رشید احمد چغتائی ہے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

تلاش گمشدہ

ایک شخص نامی محمد رفیق ساکن اوڈھہ متصل تخت ہزارہ ضلع سرگودھا جس کی عمر ۲۲ سال قد درمیانہ رنگ گندمی قدرے سیاہی مائل پیشانی دراز ہے۔ عرصہ دو سال سے مفقود الخبر ہے۔ اگر کسی دوست کو یا کسی اور صاحب کو اس شخص کا علم ہو۔ تو وہ فوراً اطلاع [illegible] (ناظر امور عامہ قادیان)

ضرورت مذہب

وُہ آئین جو انسانی پیدائش کی غرض کی تکمیل کرے۔ انسان کو صفاتِ الٰہی کا مظہر بنائے۔ وُہ مذہب ہے۔ اور جب کوئی شخص ضرورت مذہب کے موضوع پر قلم اُٹھائے۔ تو یہی کہے گا۔ کہ تمہیں مذہب کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ اپنی پیدائش کی غرض پالو۔ اپنے خالق کی گوناگوں حکمتوں کو جان لو۔ رازِ ہستی معلوم کرلو۔ غیر کو چھوڑ دو۔ اور جس کے لئے بنائے گئے ہو۔ اُسی کے ہو جاؤ۔ یہی وُہ عنوان ہے جس کی تفسیر تمام وُہ الٰہی مذہب ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً خداوند تعالےٰ کی طرف سے دُنیا میں آئے۔

اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔ هٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ (الآیۃ الانعام ۱۹/۱۸۶) یعنی یہ کتاب جس کو ہم نے نازل کیا۔ تمام برکتوں اور بھلائیوں کا مجموعہ ہے۔ سو اس کی پیروی کرو۔ اور اس کی مخالفت سے بچو۔ تاکہ رحمت ایزدی کے مستحق ٹھہرو۔ اس کے نزول سے یہ غرض ہے۔ کہ تمہیں یہ شکوہ نہ رہے۔ کہ ہم سے پہلے ہمارے پڑوس کی دو قوموں پر کتاب نازل کی گئی۔ اور انہیں حقیقی معرفت کی طرف بلایا گیا۔ لیکن نہ تو ہم پر کوئی ایسی کتاب نازل ہوئی۔ اور نہ ہی ان قوموں نے ہمیں اپنی کتاب سے مستفید ہونے کا موقعہ دیا۔ اور ہم بالکل اندھیرے میں رہے۔ اگر ہم پر کوئی ایسی کتاب نازل ہوتی۔ تو ہم ان سے کہیں بڑھ کر حقیقی معرفت کی راہیں اختیار کرتے۔ سو تمہارے پاس اس سے کہیں زیادہ شان والی کتاب آگئی ہے۔ جو دلائل سے اپنی بات منواتی ہے۔ مقصد زندگی کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ جس کو قبول کرنا تمہارے لئے ہزاروں رحمتوں کا موجب ہے۔ لیکن اگر تم اس کی تکذیب پر آمادہ ہوئے۔ تو پھر تم سے زیادہ بدبخت دُنیا میں اور کون ہوگا؟

اسلام ضرورتِ مذہب کے بیان کے ساتھ ساتھ اُن ذرائع کی بھی توضیح و تشریح کرتا ہے۔ جن کو اس کے حصول کے لئے اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور اصولی طور پر اُن ذرائع کو چار حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ عقائد حقہ۔ اعمال صالحہ۔ اخلاق فاضلہ۔ ملکاتِ راسخہ یہ چار ذرائع ہیں۔ جو دُنیا میں ظاہر ہونے والے عملی نتائج کے اعتبار سے انسان کی زندگی پر چار حیثیتوں سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ یعنی انسان کی جسمانی۔ مالی۔ اخلاقی اور روحانی حیثیت سے ان کے اثرات کا احساس اور مشاہدہ کیا جاسکتا ہے جسمانی حیثیت کا کم از کم ظہور عمدہ صحت ہے۔ مالی حیثیت کا نمود ضروریات زندگی کو باعزت صورت میں مہیا کرنے اور غنی نفس میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اخلاقی حیثیت اپنے گردوپیش کے تعلقات اور تمدنی زندگی کی بہتری میں اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہے۔ اور روحانی حیثیت تعلق باللہ رُوح کے سرور اور پیدا کرنے والے کی صفات میں جذب ہو جانے کا نام ہے۔

خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ الَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (حج ۵/۴۲) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ وُہ انسان ہیں۔ جنہوں نے ان ذرائع کو استعمال کیا۔ اور وُہ اپنی تکمیل کی وجہ سے اس بات کے مستحق قرار پائے۔ کہ اگر ہم اُن کو دُنیا میں دولت و حکومت سے سرفراز کریں۔ تو وُہ نماز کو قائم کریں گے زکوٰۃ دیں گے۔ نیک باتوں کی تلقین کریں گے بُری باتوں سے روکیں گے۔ اور سب امور کا انجام اللہ کے قبضہ میں ہی ہے۔ تمکین فی الارض سے جسمانی حیثیت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ عزم راسخ بہادری اور شجاعت غرض ہر قسم کی نتیجہ خیز جد وجہد عمدہ قویٰ اور قومی طور پر نمایاں صحت پر مبنی ہے جو طیبات کے حسب ضرورت استعمال اور خبائث سے کلی اجتناب سے حاصل ہوتی ہے۔ اِقَامَةِ صلوٰۃ روحانی حیثیت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کیونکہ وُہ عبودیت کاملہ کا معراج اور روحانی مسرتوں کا منبع ہے۔ ایتاء زکوٰۃ۔ مالی حیثیت کی بہتری کو مستلزم ہے۔ کیونکہ وُہ جو خود نانِ شبینہ کا محتاج اپنے دل کی غناء سے محروم ہے۔ وُہ مسلسل قربانیوں میں کیونکر ثابت قدم رہ سکتا ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اخلاقی زندگی اور اعلےٰ تمدنی تعلقات کو نمایاں کرتا ہے۔ یہی چار چیزیں ہیں۔ جو قوموں کی حقیقی زندگی کا باعث بنتی ہیں۔ افراد کو اپنے مقاصد میں کامیابی کا موقعہ دکھاتی ہیں۔ مقصد زیست کی شاہراہ کی طرف راہ نمائی کرتی ہیں۔ اور تسکین و اطمینان کا موجب بن جاتی ہیں اور انہی کا فقدان مٹ جانے کا احساس پیدا کر دیتا ہے۔ جو افراد کو بھی بے چین رکھتا ہے۔ اور ساری قوم کو بھی اطمینان سے بیٹھنے نہیں دیتا۔ اس وقت قوم کے ہر فرد کی زبان سے بے اختیار نکلتا ہے "کیا ہم پر یہ بلائیں اسی سبب سے نہیں آئیں۔ کہ ہمارا خدا ہمارے درمیان نہیں"۔ (استثنا ۳۱/۱۷)

اسی احساسِ نکبت و ادبار کو اللہ تعالےٰ ان آیات میں بیان فرماتا ہے۔ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ۗ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (فرقان ۲۸/۳۰) یعنی جس دن ظالم مارے افسوس کے اپنے ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹے گا۔ اور انتہائی حسرت میں کہے گا۔ اے کاش میں نے زندگی کی کٹھن منزل کے طے کرنے میں اپنے رسول کا ساتھ دیا ہوتا۔ اور اپنے چھپے ہوئے دُشمن کو اپنا ہمراز نہ بناتا اُس نے تو مجھے حاصل کردہ شان و شکوہ سے بھی محروم کردیا ہے۔ جسے میں اپنا رفیق سفر سمجھا۔ وُہ تو شیطان ثابت ہُوا۔ جو انسان کو بڑھانے کی بجائے اس کو گرانے کے درپے رہتا ہے۔ یہود نے بھی اپنی بربادی کے وقت یہی کہا تھا۔ دُنیا کی دُوسری غلط کار قومیں بھی یہی کہتی چلی آئی ہیں۔ اور آج مسلمان کا ہر گھر بھی اسی صدا سے گونج رہا ہے۔ ڈاکٹر اقبال کہہ گئے ہیں ؎

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے۔
یعنی وُہ صاحبِ اوصاف حجازی نہ رہے۔
شور ہے ہو گئے دُنیا سے مسلماں نابُود "
ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ " تھے بھی کہیں مسلم موجود "
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود۔
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
حیدری فقر ہے نے دولتِ عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے
وُہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر۔
اور تم خوار ہُوئے تارکِ قرآں ہوکر۔
اس کی اُمّت کی علامت تو کوئی تم میں نہیں
نے جو اسلام کی ہوتی ہے وُہ اس خم میں نہیں
قلب میں سوز نہیں رُوح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں

یہی وُہ وقت تھا۔ جبکہ اپنی امت کی حالت زبون کو دیکھ کر سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوح اقدس عالم روحانی میں مضطرب ہُوئی۔ اور اُس نے اپنا اضطراب ان الفاظِ قرآنی میں ظاہر کیا۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (فرقان ۳۱/۳) رسول نے کہا اے میرے رب میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ دیا۔ اور اُس راہ پر چل پڑی۔ جو اُس کے یقینی تنزل کا موجب ہے ایسے وقت میں خدا کی رحمت ابدی پھر جوش میں آئی۔ اور اُس نے امتِ مرحومہ کی خبر لی اور اس کی اصلاح کے لئے اپنے رسول کامل بروز دنیا میں مبعوث فرمایا۔ جس نے نہایت ہی پُرشوکت مگر بڑی رسیلی اور پیاری آواز میں دُنیا کے سامنے اعلان کیا ؎

رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہماں مردم
کہ او مجدّد ایں دین و رہنما باشد
منم مسیح بہانگِ بلند مے گویم
منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد
چنیں زمانہ چنیں دَور ایں چنیں برکات
تو بے نصیب روی وہ چہ ایں شقا باشد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسی بعثت کی ضرورت کو اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں یوں بیان فرماتے ہیں "یہ ایک سر اسرار الٰہی میں سے ہے۔ کہ جب کسی رسول یا نبی کی شریعت اس کے فوت ہونے کے بعد بگڑ جاتی ہے۔ اور اس کی اصل تعلیم [illegible] اپنی [illegible] کو دلا کے بیہودہ اور سچی باتیں اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ اور ناحق کا جھوٹ افترا کرکے یہ دعوے کیا جاتا ہے کہ وُہ تمام کفر اور بدکاری کی باتیں اُس نبی نے ہی

انجمن اشاعت اسلام لاہور محض ایک سراب اور ڈھونگ ہے

انجمن کے مالکوں میں رہ کر ایک نوجوان احمدی تو کیا مسلمان بھی نہیں رہ سکتا

تھوڑا ہی عرصہ ہوا ایک سرحدی نوجوان مولوی عبدالواحد صاحب بی۔اے نے بڑے جوش اور اخلاص کے ساتھ غیر مبایعین کی انجمن اشاعت اسلام سے وابستگی پیدا کی۔ اور یہ نیت وارادہ ظاہر کیا۔ کہ خدمت دین کے لئے وہ اپنی زندگی وقف کرتے ہیں۔ اس پر غیر مبایعین نے ان کی اپنے ڈھب کی تعلیم وتربیت کرنی شروع کی۔ اور مجوزہ چین مشن کے لئے بطور مبلغ تیار کرنے لگے لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں اس قسم کے اندرونی حالات ان کے مشاہدہ میں آئے۔ کہ انہوں نے بیزار ہوکر تبلیغی کلاس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور پھر فوج میں ملازم ہو گئے۔ اس پر بظاہر خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کی طرف سے جو اس وقت انجمن اشاعت اسلام لاہور کے جنرل سیکرٹری تھے۔ ان کو ایک خط لکھا گیا۔ جس میں علیحدگی کی وجوہ دریافت کی گئیں۔ لیکن درصل وہ خط مولوی محمد علی صاحب نے لکھا تھا۔ اس کا جو جواب خان بہادر صاحب کو ملا۔ اور جس کے متعلق ان کی یہ تحریر موجود ہے۔ کہ "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ اس مضمون کا خط مولوی عبدالواحد صاحب کی طرف سے میرے نام اس وقت آیا تھا۔ جبکہ میں انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کا جنرل سیکرٹری تھا۔" وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ سنا گیا ہے کہ اس کا کوئی جواب بھی لکھا گیا۔ لیکن کتابت کے بعد چھپنے سے روک دیا گیا۔

"لاہور چھاؤنی ۱۸ جولائی ۱۹۴۱ء

بخدمت مکرمی معظمی جناب سیکرٹری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۱ء ملا جس روشنی میں آپ نے خط لکھا ہے۔ اس کا شکریہ میں نہ چاہتا تھا۔ کہ اپنی علیحدگی کی تفصیلات سے انجمن کو مطلع کروں۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ میں نے اپنے استعفیٰ میں اس بات سے پہلو تہی کی۔ مگر چونکہ آپ ان وجوہات کے معلوم کرنے کے خواہشمند ہیں۔ جن کی وجہ سے مجھے انجمن کی ملازمت اور انجمن سے علیحدہ ہونا پڑا۔ اس لئے مجبوراً کچھ پیش خدمت کرتا ہوں۔ اور آپ کے استفسارات کا نمبروار جواب دیتا ہوں۔

(۱) میں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی تھی۔ اس لئے میں نے اپنی سابقہ ملازمت اور اس کے روشن مستقبل کو ترک کرکے انجمن میں شمولیت اختیار کی۔ دو سال کا قیمتی عرصہ انجمن نے میرا ضائع کیا۔ اس کے مقابلہ میں چند سو کی رقم نہایت حقیر ہے۔ اس حقیر رقم کے مقابلہ میں زندگی کا ہر لمحہ زیادہ قیمتی ہے۔

(۲) میرا ارادہ انجمن کے حالات کو دیکھ کر تبدیل ہوا۔ اور آخری تحریک جو مجھے ہوئی۔ وہ وہی ہے جس کی طرف آپ نے اپنے مضمون صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب کے نام دوسری کھلی چٹھی میں اشارہ کیا۔

(۳) میں نے دو سال تعلیمی چکر میں ضائع کئے۔ دو سال کے بعد بھی میرے لئے وہی دور اول ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ مزید اس چکر میں رہ کر اپنی زندگی ضائع کروں۔ کیونکہ اس سے وہ مقصد پورا نہ ہوتا تھا۔ اور نہ اس کی تیاری ہوتی تھی۔ جس کے لئے میں نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ اس زندگی پر میں نے اپنے حالات کے پیش نظر فوج جیسی خطرناک ملازمت اختیار کرنا بہتر جانا۔

(۴) رہا مجھ پر کسی قسم کی ذمہ واری کا خیال۔ انجمن خود سوچے کہ اس کی ذمہ واری کس پر عائد ہوتی ہے۔ خود انجمن پر یا مجھ پر۔ انجمن پر نہ صرف روپیہ ضائع کرنے کی ذمہ واری ہے۔ بلکہ ایک نوجوان کی زندگی کے دو سال کا ضائع کرنا اس روپیہ کے ضیاع کی نسبت بدتر ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں جب اس کے دل میں ایسے جذبات تھے۔ جن کی خود انجمن قدر کرتی تھی۔ لیکن انجمن میں رہ کر میرے وہ جذبات قائم نہ رہے۔ جس کی وجہ وہ ماحول ہے جو جذبۂ بلند نگی [illegible] میں ہے۔ روپیہ کے ضائع ہونے کے متعلق آپ اپنے ان ریمارکس کو ملاحظہ فرمائیں۔ جو آپ نے میری اس درخواست پر دیئے ہیں جو میں نے ماہ مئی میں انجمن کو اس بدانتظامی کی طرف توجہ دلانے کے لئے دی تھی۔ اور جس میں لکھا تھا۔ کہ علاوہ ہمارے وقت کے ضائع ہونے کے انجمن کا روپیہ بھی خراب ہو رہا ہے۔ آپ نے اس درخواست پر لکھا کہ "مجھے ——— کی درخواست سے کلی اتفاق ہے۔" اور کہ "انجمن کا مشکل سے فراہم شدہ روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔" اور وہ درخواست آپ نے اپنے ریمارکس کے ساتھ صدر صاحب انجمن کی خدمت میں بھیجی۔ اور انہوں نے بھی اس پر لکھا کہ "مجھے آپ سے اتفاق ہے۔" اب آپ خود سوچ لیں۔ کہ آپ کے موجودہ خط میں اور مذکورہ بالا ریمارکس میں کس قدر اختلاف ہے۔ اب آپ خود ہی بتائیں کہ "قومی امانت" کے ضائع کرنے کی ذمہ واری کس پر ہے۔

جب سے میں تبلیغی کلاس میں آیا تھا۔ اس وقت سے متواتر آخر تک میں انجمن کو اس بدانتظامی کی طرف توجہ دلاتا رہا۔ مولانا صدر الدین صاحب۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب مرزا مسعود بیگ صاحب کو وقتاً فوقتاً مطلع کرتا رہا۔ لیکن ان میں سے کسی نے بھی اس طرف توجہ نہ کی۔ خود اپنے اساتذہ صاحبان کو کہتا رہا۔ اور آخر پر آپ سے بھی اس کے متعلق ذکر کیا۔ لیکن جب میں نے دیکھا۔ کہ میری کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔ تو آخر پر میں نے ماہ مئی میں درخواست دی۔ جس پر آپ نے مندرجہ بالا ریمارکس دیئے۔ اور ان کے علاوہ کچھ اور بھی جو مجھے یاد نہیں۔ اس درخواست کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ مولوی احمد یار صاحب کو ڈلہوزی بھیجدیا گیا جو چیز موجود تھی وہ بھی نہ رہی۔ میں نے دو سال کے اس تجربہ کے بعد یہی نتیجہ نکالا کہ انجمن ہرگز ہمارے لئے کوئی انتظام کرنے کو تیار نہیں۔ اگر ہم خود مطالعہ کرتے رہیں۔ تو کتنا کریں گے۔ اور مشورہ کس سے لیں گے ہمیں اور ہم کو انتخاب کتب میں کون راہ دکھائے گا۔

جناب سیکرٹری صاحب آپ خود ہی انصاف فرمائیں۔ کہ کیا تبلیغی کلاس کے تین چار مہینے زیادہ قیمتی تھے۔ یا مولانا محمد علی صاحب کی کتاب کی Proof Reading۔ آخر ہم لاہور کی سیر کرنے کو تو نہیں بیٹھے تھے۔ میں کوئی بچہ نہ تھا۔ کہ اس کو محسوس نہ کرتا۔ اور ہاتھ دھر کر وہیں بیٹھا رہتا۔ دل کو طفل تسلیاں دیتا۔ کہ خدمت دین ہو رہی ہے۔ اور اگر خدمت نہیں۔ تو اس کی تیاری ہی سہی۔

(۵) آپ نے میرے خطوط کے اقتباسات پیش کئے ہیں۔ اس کے متعلق بھی سن لیجئے۔ میرا یہ خیال تھا۔ کہ میں دین کی خدمت کروں۔ اور میرا خیال تھا۔ کہ انجمن میں رہ کر میں خدمت کرسکوں گا۔ لیکن مجھے معلوم ہو گیا۔ کہ انجمن جو خدمت اسلام کر رہی ہے۔ وہ محض ایک سراب ہے۔ اور ایک ڈھونگ ہے۔ جس سے لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکی جا رہی ہے۔ میرے والد صاحب میرے ان تمام جذبات سے واقف تھے۔ لیکن باوجود اس کے انہوں نے مجھے روکا۔ کہ انجمن میں آؤں۔ اس کا یہ مطلب نہ تھا۔ کہ وہ نہ چاہتے تھے۔ کہ میں اپنی زندگی وقف کروں۔ بلکہ وہ یہ کہتے تھے۔ کہ انجمن میں رہ کر مقصد پورا نہیں ہوسکتا ان کا تجربہ درست تھا۔ اور مجھے تجربہ سے ہی معلوم ہوا من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ۔ میں نے تجربہ شدہ بات کو آزمایا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ بڑوں کی بات مان لینی چاہیئے۔ لیکن افسوس کہ مجھے وہ توفیق نہ ملی۔

(۶) صرف سپین مشن فنڈ ہی "قومی امانت" نہیں۔ بلکہ انجمن کے پاس جتنا روپیہ آتا ہے۔ وہ سب "قومی امانت" ہے۔ لیکن افسوس کہ انجمن اس امانت کی ادائیگی کما حقہ نہیں کرتی۔ کیا انجمن باقی

تمام امانتیں ادا کر چکی ہے؟ انجمن نے جتنا روپیہ برباد کیا ہے۔ اور کر رہی ہے۔ اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟

یہ چند اشارات غالباً کافی ہونگے مزید تفصیلات موجب تلخی نہ بنیں، اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کے لئے زندگی وقف کی تھی۔ اس مشن کے موجودہ "مالکوں" میں رہ کر انہوں نے مجھے اس سے بیزار کر دیا۔ غریبوں کو تلقین کہ زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کرو۔ اور اپنے صاحبزادے I. C. S سے کم ملازمت تصور تک نہیں کر سکتے۔ قوم کو کہتے ہیں چندے دو۔ اور اپنی جیب سے پیسہ دینا گوارا نہیں قوم کو سنایا جاتا ہے۔ کہ اگر تین ماہ تک کوئی شخص چندہ نہ دے۔ تو وہ جماعت سے خارج ہو جائے گا۔ اور خود اگر سالوں تک چندہ نہ دیں۔ تو پھر بھی انجمن کے خداوند بنے رہیں لیکن مجھے یہ شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ باتیں خطبوں میں بیان کرنے کے لئے ہیں اپنے عمل کے لئے نہیں۔

جناب سکرٹری صاحب۔ آپ کے تمام عزت و احترام کو پیش نظر رکھ کر میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو انجمن کا کام سنبھالے ہوئے چھ ماہ ہو رہے ہیں۔ کیا یہ حقیقت آپ پر واضح نہیں کہ انجمن کے مالکوں کے اعمال اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم ایک نہیں۔ قادیان میں خلافت اور لاہور میں دکانداری۔ کیا اسی کا نام احمدیت ہے۔ انجمن کے ارکان قوم کے بل بوتے پر اپنی سوشل حیثیت قائم کرتے ہیں۔ جب اپنی تقریبات ہوں۔ تو جس قوم کے وہ بزرگ ہیں اس کو پوچھتے تک نہیں۔ لیکن اس سے تو ان کی بے عزتی ہوتی ہے۔ پھر تو اس میں وزیر نہیں آسکیں گے۔ اور ان غریبوں کی اور وزیروں کی Social status ایک نہیں۔ یہ مامور وقت کی جماعت کے بزرگ ہیں۔ آپ بتائیں کہ ان اعمال کو دو سال تک نزدیک سے مطالعہ کرنے کے بعد ایک نوجوان احمدی تو کیا مسلمان بھی رہ سکتا ہے۔ اگر کوئی تلخ الفاظ ہوں۔ تو ان کی معافی چاہتا ہوں۔ والسلام۔ خاکسار عبدالواحد

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

نیروبی سے روانگی

۸ جنوری کو کسمو کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں مختلف سٹیشنوں پر سواحیلی زبان کا لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ جو مسلمان اور عیسائی افریقن کو دیا گیا۔ گورمکھی کا لٹریچر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر پیغام صلح سکھ سافروں اور ریلوے کے عملہ میں تقسیم کرتا آیا۔ ۹ جنوری کو کسمو پہونچا۔ اور دو دن قیام کیا۔ ان دنوں شہر میں لٹریچر گورمکھی اور سواحیلی تقسیم کرنے کے علاوہ Maragoli قبیلہ کے علاقہ میں بعض احمدی دوستوں کے ساتھ جا کر تبلیغ کی۔ اور اسلام و عیسائیت کا مقابلہ کر کے اسلام کی خوبیاں بتائیں۔ ۱۰ جنوری کی شام کو کسمو سے بذریعہ جہاز روانہ ہو کر اگلے دن Musoma پہونچے۔ ایک غیر احمدی دوست کو تار دیا ہوا تھا۔ انہیں رسالہ ریویو آف ریلیجز بغرض تبلیغ بھجوایا جاتا ہے۔ اور خدا کے فضل سے بہت متأثر ہیں۔ اب ان کے نام الفضل کا خطبہ جاری کرا دیا گیا ہے۔ یہاں سے عصر کے بعد روانہ ہو کر ۱۲ جنوری کو موانزہ پہونچے۔ ٹبورا جانے کے لئے یہاں سے ٹرین ملتی ہے چند گھنٹے یہاں بھی ٹھہرنے کا موقعہ مل گیا۔ اور شہر میں انگریزی۔ سواحیلی لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ چند معززین سے ملاقاتیں بھی کیں۔

ٹبورا میں آمد

ٹبورا تک آتے ہوئے سٹیشنوں پر لٹریچر تقسیم کرتا آیا۔ نیروبی سے میرے ساتھ برادرم سید محمد سرور شاہ صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی بھی تھے۔ اور دارالسلام جا رہے تھے۔ ان کے ذریعہ سواحیلی کا لٹریچر دارالسلام بھجوایا گیا۔ ٹبورا میں پہنچ کر مؤرخہ ۱۳ جنوری سے لے کر آخر ماہ تک۔ اور نیروبی کے قیام میں جو کام کیا گیا۔ اس کی مجموعی تفصیل حسب ذیل ہے۔

درس و تدریس

نیروبی کے قیام میں بعد مغرب تفسیر کبیر کا درس دیتا رہا۔ ٹبورا پہنچ کر سواحیلی زبان میں تقریباً روزانہ بعد مغرب درس قرآن دیا جاتا رہا۔ اور بعد نماز صبح تجلیات الٰہیہ کا درس اردو اور سواحیلی میں دیتا رہا۔ احمدی خواتین میں مرعاۃ پردہ اتوار کو قرآن مجید اور مشکوٰۃ کا درس اردو میں دیا گیا۔ کل تعداد درسوں کی ستائیس ہے۔

خطبات جمعہ و تقریریں

مندرجہ ذیل مضامین پر خطبات جمعہ پڑھے (۱) تربیت اولاد (۲) مومن کو زندگی کس رنگ میں بسر کرنی چاہیئے (۳) تحریک جدید سال ہشتم کے متعلق حضرت امیرالمومنین کے خطبہ کا خلاصہ (۴) مشکلات و آفات کے بعد اللہ تعالےٰ مومنوں کے لئے کامیابی و راحت کے اسباب پیدا کر دیتا ہے

تقریریں مندرجہ ذیل مضامین پر کی گئیں۔ خدام الاحمدیہ کی مجلس میں نظام کے احترام اور پابندی کے متعلق۔ ٹبورہ میں بچوں کی تعلیم اور نماز کی ادائیگی اور چندہ و مالی قربانی کے متعلق سواحیلی زبان میں۔

تحریری کام

(۱) ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ اخبار کے لئے دو مختصر مضمون "مسلمان اور جنگ" کے عنوان پر لکھے گئے۔ ان کا ترجمہ انگریزی میں برادرم سید سرور شاہ صاحب ایم۔ اے نے کیا (۲) محترمی شمس صاحب کے تازہ مضمون "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بائبل میں" کا سواحیلی میں تیرہ فلسکیپ صفحات میں ترجمہ کیا (۳) قرآن مجید کے ترجمہ بزبان سواحیلی کا کام گزشتہ پانچ ماہ سفروں میں رہنے کی وجہ سے نہیں کر سکا۔ اب روزانہ تین چار گھنٹے اس کام کے لئے دیتا ہوں۔ اس عرصہ میں سوا پارہ کا ترجمہ کیا گیا (۴) اس عرصہ میں ۱۴۳ خطوط لکھے گئے۔ جن میں مختلف جماعتوں کو ۴۳-۱۹۴۲ء کے سالانہ بجٹ کے متعلق ہدایات۔ تحریک جدید اور تبلیغی امور کے متعلق ہدایات وغیرہ دی گئیں۔ اور دیگر متفرق امور کے سلسلہ میں لکھے گئے (۵) روزمرہ کی ڈائری مزید برآں لکھی جاتی رہی۔

تقسیم و اشاعت لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک پمفلٹ گجراتی زبان جاننے والوں کیلئے محترمی سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے ایک مضمون کا ترجمہ کرا کر پریس میں بغرض اشاعت روانہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ افریقن میں "اختلافات بائبل" "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" "احیائے نبوت" سواحیلی کے پمفلٹ سینکڑوں کی تعداد میں مختلف مقامات میں دستی اور بذریعہ ڈاک تقسیم کئے گئے۔ "پیغام صلح" گورمکھی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر ایک خاصی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ کشتی نوح اور بعض دیگر کتب غیر مذاہب کے لوگوں کو بذریعہ ڈاک روانہ کی گئیں۔ حکام کو بھی بعض کتب انگریزی میں دیں۔

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف اقوام و معززین کے علاوہ نیروبی۔ کسمو۔ مسامہ اور موانزہ و ٹبورا میں بھی کی گئیں۔ اور سلسلہ و اسلام کی تبلیغ ان معززین کو کی گئی۔ ان میں ذمہ دار حکام بھی شامل ہیں جنہیں سلسلہ کی مختلف مقامی ضروریات اور مسجد ٹبورا کے سلسلہ میں ملنا پڑا۔ بعض نئے آنیسر ٹبورا میں آئے ہیں۔ ان سے تعارف پیدا کیا گیا خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ ملاقاتیں کئی ایک رنگ میں جماعتی مفاد کیلئے مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ ان تمام ملاقاتوں کی تعداد ۲۳ ہے۔

تعلیم و تربیت

احمدیہ مسلم سکول ٹبورا جنوری میں دسمبر کی رخصتوں کے بعد کھلا۔ لڑکوں کی تعداد میں خاصی کمی آچکی ہے۔ جس کی بڑی وجہ مخالفین کی شرارتیں اور کوششیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ سکول کی ترقی اور مفید ہونے کیلئے نیک اسباب پیدا کر دے۔ آمین۔ سکول کا تعلیمی نصاب حسب دستور سابق ہے۔ صبح اولاً دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے پھر محکمہ تعلیم کے مقررہ نصاب کے مطابق لڑکیوں کو سینے پرونے کا کام سکھایا جاتا ہے۔

افریقن عورتوں کی ہفتہ وار مجلس کا باقاعدہ انعقاد ہوتا ہے جس میں انہیں دینی تعلیم سلسلہ کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں شیخ صالح اور خاکسار ان مجلسوں میں وقتاً فوقتاً تقریریں کرتے رہے ہیں۔ انڈین احمدی بچوں کی تعلیم کا انتظام بھی کسی قدر کیا گیا ہے۔ جسے اب انشاء اللہ باقاعدہ نظام کے ماتحت لایا جائے گا۔

نئے احمدی

اس عرصہ میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان جو ایک سکول میں انسٹرکٹر ہیں احمدی ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے اور احمدیت کا مخلص فرزند بنائے آمین۔ بیعت فارم پر کروا کر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں روانہ کر دیا گیا ہے۔

درخواست دعا

آخر میں تمام احباب و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ازراہ کرم اس عاجز کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اپنی رضا اور منشا کے مطابق کامیابی کیساتھ خدمت احمدیت کی توفیق عطا کرے۔ اور اس ملک کے لوگوں کو اپنے پاک الہام میں احمدیت کی طرف توجہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ میرے اہل و عیال بھی

مختلف مقامات میں سیرت النبیؐ کے جلسے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر غیر مسلم معززین کی تقریریں

کراچی

قرآن کریم کی تلاوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم " وہ پیشوا ہمارا " کے بعد جناب احمد جان صاحب نے ہمسایہ سے سلوک کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ارشادات سنائے۔ ان کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیدا کردہ تعلق باللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کی ضرورت۔ وسعت اور حکمت اور ان کے اثرات پر تقریر کی۔

اس کے بعد جناب پروفیسر جیٹھمل پرسرام صاحب نے نہایت پُرجوش تقریر میں عقیدہ توحید کی خوبیاں بتلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ عقیدہ لازمی طور پر چاہتا ہے کہ بنی نوع انسان میں مساوات۔ اخوت اور وحدت کا دور دورہ ہو۔ ان کے بعد جناب پروفیسر ٹاکر صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادگی اور عظمت پر تقریر فرمائی۔ اور ان اعتراضات کی تردید کی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عام طور ناواقف لوگوں کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ نیز فرمایا۔ کہ اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم کا تعصب سے بالا ہو کر مطالعہ کیا جائے۔

آخر میں جناب صدر مسٹر آر کے سدھوا نے تقریر فرمائی۔ اور اس قسم کے مشترکہ جلسوں کی خوبیاں بتلاتے ہوئے جماعت احمدیہ کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تمام مسلمان جماعتوں میں ایک جماعت احمدیہ ہی عملی جماعت ہے۔

خاکسار اللہ داد

لاہور

۲۹ مارچ ۔ جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت سر جے لال صاحب سابق جج ہائی کورٹ لاہور وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں منعقد ہوا۔ حاضری بہت خوش کن تھی۔ اور ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس مبارک تقریب میں ہر مذہب وملت کے معزز تعلیم یافتہ اصحاب نے حصہ لیا۔ ڈاکٹر میاں تصدق حسین صاحب خالد ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی بیرسٹرایٹ لاء نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں ایک مؤثر نظم پڑھی۔ جسے حاضرین نے بہت دلچسپی سے سُنا۔ خانبہادر مولوی غلام محی الدین صاحب ایڈووکیٹ نے تمام دنیا کے انبیاء اور جملہ اقوام کے بزرگوں کی تعظیم کرنے کے بارے میں جو تعلیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے اور اس طرح تمام قوموں کے درمیان رابطہ اتحاد قائم کرنے کا جو موقع عطا فرمایا ہے اس کا ذکر کیا۔ مسٹر ٹیک چند صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لاء نے اسلامی اخوت اور مساوات کے نظائر پیش کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامیابی کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ آپ نے کسطرح مختلف بتوں کے پجاریوں کو واحد خدا کا پرستار بنا دیا۔ سردار ہربنس سنگھ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم بابت قانون ورثہ اور سوسائٹی میں عورت کی حیثیت کے قیام کے متعلق بیان کی اور فرمایا کہ حضور نے جو تعلیم آج سے تیرہ سو سال پہلے بیان کی۔ آج کی مہذب دنیا کا قانون بھی اس کا لگا نہیں کھا سکتا۔

جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔ اور حضور کی تعلیم دربارہ محکمہ قضاء وشہادت کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ مسٹر ایم۔ سی۔ بعل نے غار حرا کے واقعات کو ایک دلکش انگریزی نظم میں مترتب کیا۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ عیسائی صاحبان میں سے مسٹر شکلہ اسسٹنٹ سکرٹری ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔ الغرض یہ مبارک تقریب نہایت عمدگی سے ختم ہوئی۔

خاکسار مرزا محمد صادق

ڈیرہ دون

۲۹ مارچ جلسہ سیرت النبیؐ میونسپل ہال ڈیرہ دون میں زیر صدارت جناب چندی پرشاد سنگھو صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ اول جناب ڈاکٹر بانکے لعل صاحب نے مختصر سوانحعمری حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد اپنی تازہ نعت پڑھی۔ پھر جناب پنڈت ہرنرائن صاحب مصرا۔ پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج ڈیرہ دون نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریر فرمائی۔ پھر مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے اور سردار امر سنگھ صاحب خالصہ وخواجہ عبدالحمید صاحب ضیاء نے تقریریں کیں۔ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ڈیرہ دون

گجرات

۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء ایک کھلے میدان میں جوشہدولہ گیٹ گجرات کے سامنے ہے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت جناب لالہ وشیشر ناتھ صاحب کھنہ آنریری مجسٹریٹ ورئیس گجرات منعقد ہوا۔ ملک عطاء اللہ صاحب نے قرآن شریف کی تلاوت کی۔ چونکہ ہندو اور سکھ قرآن شریف کی ان آیات کا ترجمہ نہ سمجھ سکتے تھے۔ اس لئے جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم پلیڈر گجرات نے اس رکوع کا ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد ملک عطاء الرحمن صاحب نے خوش الحانی سے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی نظم " علیک الصلوٰۃ علیک السلام " پڑھ کر سنائی

اور لالہ کرپا رام صاحب بھاٹیہ ایڈووکیٹ گجرات نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی بحیثیت رسول اور بحیثیت انسان الگ الگ طور پر پیش کی۔ آپ نے فرمایا جب دنیا میں تاریکی چھا جاتی ہے۔ لوگ خدا سے دُور بھاگ جاتے ہیں اور جب مخلوق کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ تو پرماتما کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ دنیا کی حالت کو سدھارنے کے لئے اوتار یا نبی بھیجا کرتا ہے۔ چنانچہ اسی قانون کے ماتحت حضرت محمدؐ صاحب کی بعثت سے قبل دنیا کی اخلاقی حالت بگڑ چکی تھی۔ اور اللہ نے آپ کو اصلاح خلق کے عظیم الشان کام کو سرانجام دینے کے لئے دنیا میں بھیجا۔ وہ یقیناً اللہ تعالےٰ کے اوتار تھے۔ اس کے بعد لالہ صاحب نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی بحیثیت ایک انسان کے پیش کی۔ اور کہا کہ نبی یا اوتار کے لئے بلند اخلاق کا مالک ہونا لازمی اور لابدی امر ہے۔ اسی لئے حضرت محمد صاحب بھی غیر معمولی اخلاق کے مالک تھے۔ چنانچہ لالہ صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف واقعات پیش کرکے حضورؐ کے اعلےٰ اخلاق کو ثابت کرتے ہوئے کہا۔ کہ حضرت محمدؐ صاحب یقیناً ایک مکمل انسان تھے۔ پھر حکیم چراغ علی صاحب ایڈووکیٹ گجرات نے تقریر فرمائی۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن شریف کی تعلیم انصاف کے متعلق پیش کی۔ اور قرآن شریف کی آیات اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پیش کرکے ثابت کیا۔ کہ اسلام نے انصاف اور امن کے قیام کے لئے نہایت اکمل اجمل واضح اور جامع تعلیم پیش کی ہے۔ اور اگر آج دنیا اس تعلیم پر عمل کرتی۔ تو یقیناً موجودہ جنگ کے خطرناک عذاب کا اُسے مُونہہ نہ دیکھنا پڑتا۔

جناب سردار پریتم سنگھ صاحب لانبہ پلیڈر نے اسلام اور سکھوں کی مشترکہ تعلیم کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم کو سب مذاہب کے بزرگوں کی تعلیم اور اُن کے قائم کردہ اسوہ پر چل کر صحیح مسلمان۔ صحیح سکھ اور صحیح ہندو بن جانا چاہیئے۔ آخر میں کہا۔ کہ حضرت محمد صاحب بھی اوتار تھے اور آپ نے جو نمونہ ہمارے لئے قائم کیا۔ وہ نہ صرف یہ کہ قابل تعریف ہے۔ بلکہ قابلِ تقلید بھی ہے۔

اس کے بعد جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے انصاف اور عدل کی چند چیدہ چیدہ مثالیں پیش کیں اور فرمایا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصاف اور عدل کے متعلق صرف تعلیم ہی نہیں دی۔ بلکہ اُسے عملی جامہ بھی پہنایا پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ انفرادی طور پر ایک دوسرے کے درمیان عدل اور انصاف قائم کیا۔ اور اُسے آپ نے عملی نمونہ سے ثابت فرمایا۔ بلکہ بحیثیت مجموعی قومی ملکی اور نسلی طور پر بھی انصاف کا قیام فرمایا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کی حیثیت کو قائم کیا۔ مساوات کی کامل تعلیم دی نسلی اور قومی

عربی اور عجمی اور کالے اور گورے کے امتیاز کو کلیتًہ مٹا دیا۔ اس کے بعد خادم صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے چند واقعات نہایت رقت انگیز طرز میں بیان کرتے ہوئے کہا۔ حضور نے محض انصاف اور عدل کے قیام کے لئے اپنے آپ اور اپنے قریبی سے قریبی رشتہ داروں تک کی کوئی پروا نہ کی۔ آخر میں صاحب صدر جناب لالہ وشیشر ناتھ صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ کہتے ہوئے جلسہ برخاست کیا۔ کہ "حضرت محمد صاحب فی الواقعہ ایک بے نظیر عظیم الشان اور عدیم المثال انسان تھے۔" خاکسار ملک فیض الرحمن نقشی

لدھیانہ

۲۹ مارچ۔ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد احمدیہ المعروف میاں نہال صاحب اینڈ سنز میں زیر صدارت مولوی برکت علی صاحب لائق منعقد ہوا۔ دوستوں نے نہایت سرگرمی سے حصہ لیا۔ مولوی صاحب کی تقریر سے متأثر ہو کر مسٹر گگن بی۔ اے پلیڈر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ اگر اسلام کی ایسی اعلےٰ اور مؤثر تعلیم ہے۔ کہ جس پر عمل پیرا ہو کر مسلمان ایسی حالت پر قائم ہو گئے تھے۔ کہ اُن کا وعدہ تقدیر سماوی سمجھا جاتا تھا۔ تو آج ایسے نازک حالات میں بھی اس تعلیم پر چل کر عملی رنگ میں وہی نظارہ پیش کرنا چاہیے اور سچائی اور خدمت خلق کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے دعا کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔ قاضی محمد شریف

محمود آباد (ضلع جہلم)

۲۹ - امان کو جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں محمد دین صاحب ملک عبد الغنی صاحب داہلیہ صاحبہ ملک محمد شریف صاحب نے تقاریر فرمائیں۔

خاکسار نور احمد

آنریری انسپکٹر تعلیم و تربیت کا تقرر

نظارت تعلیم و تربیت نے فیصلہ کیا ہے کہ جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر مختلف علاقوں میں آنریری طور پر انسپکٹر تعلیم و تربیت مقرر کئے جاویں جن کیلئے حلقے مقرر ہوں اور وہ گاہے گاہے دورہ کرتے رہیں۔ اور جماعتوں کو اسلام اور احمدیت کے منشاء کے مطابق تربیت کے اعلیٰ مقام پر لانے کی کوشش فرماویں۔ اور اس کام میں جماعت کے احباب سے مدد حاصل کریں۔ اس فیصلہ کے مطابق کھاریاں ضلع گجرات کے علاقہ کیلئے مولوی محمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ تہال کو انسپکٹر مقرر کیا جاتا ہے۔ آپ آنریری طور پر کام کریں گے۔ مولوی صاحب نے بخوشی خاطر یہ کام کرنا منظور کر لیا ہے۔ آپ کے حلقہ کی جماعتیں حسب ذیل ہوں گی۔ ان جماعتوں کے احباب کا فرض ہے کہ تعلیم و تربیت کے کام میں مولوی صاحب سے پورے طور پر تعاون فرماویں۔ جماعتوں کے نام یہ ہیں۔ تہال۔ آڑہ۔ نورنگ۔ گگیانہ۔ بھلیسر۔ نفیرا۔ گھیڑ۔ گوڑیالہ کھاریاں۔ فتح پور۔ عالم گڑھ۔ بلانی۔ بھیسلے۔ سرائے عالمگیر۔ ناظر تعلیم و تربیت۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو ضروری اطلاع

مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے نمائندگان کے ذریعہ مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ کو سال چہارم کی رپورٹ کارگذاری بھجوائی گئی ہے۔ قائدین کرام براہ نوازش اُن سے وصول فرمالیں اور ساری رپورٹ کو مجلس کے اجلاس میں پڑھکر سنائیں۔ تاکہ ان کو دوسری مجالس کی ساعی کا علم ہو سکے اور آئندہ سال میں وہ زیادہ ہمت باقاعدگی اور اخلاص کے ساتھ مجلس کے لائحہ عمل کے مطابق کام کر سکیں۔

گوجرانوالہ۔ لاہور معہ حلقہ ہائے لاہور۔ امرتسر معہ حلقہ ہائے۔ اٹھوال۔ ننگہ۔ بیگم پور کندھی۔ باغبان پورہ لاہور۔ لونڈی جھنگلاں جھنگ۔ جموں۔ چک ۳۳ جنوبی سرگودہا۔ چک ۱۷۱ جمبور ضلع شیخوپورہ۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ چک ۶ ۔ ایل منٹگمری چک ۱۱ جنوبی سرگودہا۔ حیدرآباد دکن۔ داتہ زیدکا۔ ڈسکہ۔ داولپنڈی۔ سیالکوٹ شہر۔ راہوں۔ رحیم یارخاں۔ سرگودہا۔ سرائے نورنگ۔ سکندرآباد دکن۔ سیدوالہ۔ دہلی۔ نئی دہلی۔ شاہدرہ۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ فیروزپور شہر۔ قصور۔ کراچی۔ کاٹھ گڑھ کریام۔ کوئٹہ۔ کھاریاں۔ کوٹ مومن۔ گنج مغلپورہ۔ گجرات۔ گھٹیالیاں۔ گوردا سپور۔ لائل پور۔ لاہور چھاؤنی۔ مردان۔ ملتان سیالکوٹی خانووالی۔ موگا۔ نواب شاہ سندھ۔ ناصر آباد (سندھ) نوشہرہ چھاؤنی۔ ناسنور کشمیر۔ وزیرآباد درگئی۔ دیرو وال۔ داتا مرجان۔ مونگھیر۔ پانی پت۔ دھرم کوٹ بگا۔ حیدرآباد سندھ۔ امین آباد۔ کٹنی۔ مانسہرہ۔ خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلانِ نکاح

عزیزم عنایت اللہ صاحب ولد مولوی محمد عبد اللہ صاحب مرحوم سکنہ کوٹ خضری تحصیل وزیرآباد کا نکاح حسین بی بی صاحبہ بنت ماسٹر عبد الرحمن صاحب سکنہ لدھے والا وڑائچ تحصیل گوجرانوالہ کیساتھ بعوض تین صد روپیہ مہر بتاریخ ۲۲ فروری سنہ ۴۲ء بمقام گوجرانوالہ جناب امیر جماعت گوجرانوالہ محمد بخش میر صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ آمین

اسمٰعیل سراجدین وزیرآباد

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کولمبو۔ ۵ اپریل۔ کولمبو میں آج کثیر التعداد جاپانی طیاروں نے دو مقامات پر بم گرائے۔ جانی اور مالی نقصانات کی تفصیل ابھی موصول نہیں ہوئی الارم کے ساتھ ہی برطانی لڑاکے اور شکاری طیارے فوراً فضا میں پہنچ گئے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کولمبو پر دشمن کے ۲۷ طیارے گرائے گئے۔ ان کے علاوہ شائد پانچ اور طیارے گرائے گئے۔ اور ۲۵ جاپانی طیاروں کو شدید نقصان پہنچایا۔

مدراس۔ ۵ اپریل۔ آج سے آئندہ اعلان تک بلیک آؤٹ کیا جائے گا۔ گاڑیوں اور پیدل لوگوں کو سڑکوں پر چلنے کی اجازت ہوگی۔ مکانات پر کوئی روشنی باہر نظر نہیں آئے گی۔ گاڑیاں اپنی روشنی ڈھانک کر چل سکتی ہیں۔ وارڈنوں اور پولیس سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ تمام مکانات میں مکمل بلیک آؤٹ کیا جائے۔

نئی دہلی۔ ۵ اپریل۔ امریکی آبدوزوں نے بحر ہند اور جاوا کے سمندر میں دو جاپانی ہلکے کروزروں کو غرق کر دیا۔ اور پانچ کو شدید نقصان پہنچایا۔

ملبورن۔ ۵ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آسٹریلین اور امریکی طیاروں نے پرتگیزی تیمور کے دارالحکومت کوپانگ پر زبردست فضائی حملہ کیا۔ برطانی امریکی اور آسٹریلوی طیاروں نے اس فضائی معرکہ میں جاپان کے ۱۷ طیارے تباہ کر دیئے۔ اور دس طیاروں کو شدید نقصان پہنچایا۔

کلکتہ۔ ۵ اپریل۔ برما سے پناہ گزین برابر کلکتہ پہنچ رہے ہیں۔ سمندر کے راستے ۴۵ ہزار کلکتہ میں اور خشکی کے راستہ برما سے ایک لاکھ پناہ گزین ہندوستان کے مختلف حصوں میں پہنچے ہیں۔

الہ آباد۔ ۵ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس گذشتہ شب ملتوی ہوگیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سر سٹیفورڈ کرپس کی دستاویز کے متعلق مسٹر جناح نے وہ تمام امور مجلس کے سامنے رکھ دیئے۔ جن کا ذکر انہوں نے لیگ کے کھلے اجلاس میں خطبہ صدارت پڑھتے وقت کیا تھا۔ مجلس عاملہ ان امور کو دہلی میں بحث و تمحیص کا موضوع بنائے گی۔ اس غرض کے لئے عارضی طور پر ۸ اپریل کا دن مقرر کر دیا گیا ہے۔

چنگ کنگ۔ ۵ اپریل۔ ایک چینی افسر نے پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ٹونگو اور پروم کے جاپانی قبضہ میں چلے جانے سے اتحادی فوجوں کی حالت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اور نہ ہی اس سے حالت نازک اور مایوس کن ہوئی ہے۔ چینی فوجوں کے حوصلے بہت بلند ہیں۔ اور انہیں چین سے برابر کمک پہنچ رہی ہے۔

لنڈن۔ ۵ اپریل۔ جنرل سورسکی نے اٹاوہ میں ساٹھ ہزار پول فوج کے روس سے ایران میں پہنچ جانے کے متعلق اعلان کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مغربی صحرا میں پولش مہماتی فوج کے تازہ ڈویژن منظم کئے جائیں گے۔ مشرق وسطی کی پولش فوج جدید آلات حرب و ضرب سے لیس ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کی مدد سے ان کی تربیت مکمل کی جارہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرق وسطی میں جو پولش فوج بھیجی جارہی ہے۔ اس کا اپنا فضائی بیڑہ ہے اور اس میں طوفانی دستے بھی شامل ہیں۔ اور مشینی فوج کے کئی یونٹ ہیں۔

واشنگٹن۔ ۵ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر گرایڈی کی قیادت میں امریکی ماہرین کا مشن نئی دہلی پہنچ گیا ہے اس مشن کا کام ہندوستان میں یہ ہوگا۔ کہ ہندوستان کو اتحادی ممالک کیلئے اسلحہ خانے بنائے۔ ہندوستان میں ہر قسم کا اسلحہ تیار کرنے کے کارخانوں کی تنظیم کی جائے گی۔ نئے نئے کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ اور پرانے کارخانوں میں توسیع کی جائے گی۔ مزدوروں کی تنظیم کیجائیگی۔ بھرتی کے سلسلہ میں بھی یہ مشن ضروری امور میں ہندوستانی کمانڈ کی مدد کرے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس مشن میں پانچ ماہرین شامل ہیں۔

نئی دہلی۔ ۵ اپریل۔ کل ایراودی کے محاذ سے برطانوی فوجیں کچھ اور پسپا ہوگئی تھیں۔ اب وہ محفوظ مورچوں میں پہنچ گئی ہیں۔ کل دشمن کے طیاروں نے دن بھر ہماری فوجوں پر جھپٹ جھپٹ کر بم برسائے اور مشین گنوں سے فائر کئے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ دشمن کی لاریاں اور فوجیں ایراودی کے مغرب میں جمع ہو رہی ہیں۔ برطانوی طیاروں نے ان پر زبردست بمباری کی اور انہیں سخت نقصان پہنچایا۔ آج جاپانی طیاروں نے موزبی پر پھر حملہ کیا۔ سات جاپانی طیارے گرائے گئے۔ آج تک پورٹ ڈارون میں ۷۶ جاپانی طیارے گرائے جا چکے ہیں۔

واشنگٹن۔ ۵ اپریل۔ مختلف ممالک سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی سارے روسی محاذ پر زبردست حملہ کرنے والا ہے۔ اس مقصد کے لئے اس نے چالیس لاکھ فوج جمع کر لی ہے۔

قاہرہ۔ ۵ اپریل۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ کل لیبیا میں دیکھ بھال کرنے والے دستوں میں لڑائی ہوتی رہی۔ سکیلی کے ۱۵ میل جنوب میں بیت العمرین کے مقام پر دشمن کے ایک دستہ کو جو ٹینکوں اور توپوں سے مسلح تھا۔ پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔

ملبورن۔ ۵ اپریل۔ آسٹریلیا کے وزیر پرواز مسٹر ڈریکفورڈ نے اعلان کیا ہے، کہ مشرق وسطی آسٹریلین فوجوں کی واپسی میں آسٹریلیا کی ہوائی طاقت نے بطور ایک دیکھ بھال کرنے والی طاقت کا کام کیا۔ آسٹریلین ہوائی طاقت نے اس کام کے لئے ۳ لاکھ میل کا سفر کیا۔ آسٹریلین ہوائی طاقت کا کوئی جہاز ضائع نہیں ہوا۔

کیوبی شیف۔ ۵ اپریل۔ رپوٹر کا خاص نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ مشرقی محاذ کے علاقہ کالنن میں گذشتہ دنوں سے سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ اور جرمنی کے کئی جوابی حملوں کو روک دیا گیا ہے۔ ان حملوں میں دشمن کا زبردست اتلاف جان ہوا۔ میدان جنگ میں ٹینک لائے جارہے ہیں اگرچہ ان کا استعمال بہت زیادہ محدود ہے۔ یہ ٹینک زیادہ تر پیدل فوج کی مدد کر رہے ہیں۔

ماسکو۔ ۵ اپریل۔ روس کے کمیونک میں روسی جہازوں کے متعدد ہوائی حملوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک کے دوران میں ریلوے کے ہوائی ڈبے تباہ کر دیئے گئے۔ ان میں سے کچھ ڈبوں میں فوجی جا رہے تھے۔ جرمنوں کو یہ موقع نہیں دیا جاتا۔ کہ ان کے ڈویژن ستانے اور دوبارہ منظم ہونے کیلئے پیچھے ہٹ سکیں۔ بلکہ جرمن فوجوں کو محاذ پر آنے سے پہلے ہی میدان جنگ میں دھکیل دیا جاتا ہے۔

دہلی۔ ۵ اپریل۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ہز میجسٹی گورنمنٹ نے جنرل ویول اور سر سٹیفورڈ کرپس کو اختیار دے دیا ہے کہ جس طرح وہ چاہیں کانگرس کے ساتھ سمجھوتہ کر لیں۔ اس بنا پر خیال ہے کہ سمجھوتہ ہو جائیگا۔ اور برطانوی گورنمنٹ جہاں صوبوں کی علیحدگی کا سوال بھی منسوخ کر دیگی وہاں ڈیفنس کا محکمہ بھی کسی حد تک ہندوستانیوں کے سپرد کر دے گی۔

ملبورن۔ ۵ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سات جاپانی بمبار ہوائی جہازوں نے جن کی حفاظت کیلئے لڑاکے ہوائی جہاز بھی ہمراہ تھے ۵ اپریل کو موربی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ دشمن کا ایک لڑاکا جہاز گرا لیا گیا۔ ۴ اپریل کو سٹی کٹو پانگ اور ڈارون پر دشمن کے جن جہازوں نے حملہ کیا تھا انمیں سے ۷ جہازوں کو گرا لیا گیا اور دس ہوائی جہازوں کو زخمی کیا دو اتحادی جہاز بھی گم ہیں۔ ایک کو کچھ نقصان پہنچا۔ مسٹر ڈریک فورڈ وزیر ہوائی فورس نے اتوار کو بیان کیا کہ مڈل ایسٹ سے آسٹریلین امپیریل فورسز کو آسٹریلیا میں پہنچانے کیلئے برطانوی ہوائی جہازوں نے ۳۰ لاکھ میل کا سفر طے کیا۔ اس میں کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی